سوال

(247)مرحوم کا ورثہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرحوم منظور حسین کا صرف ایک بیٹا محمد ایوب تھا، خاوند کی وفات کے بعد ایوب کی والدہ نے دوسری شادی کرلی۔ دوسرے خاوند سے اس کی تین بیٹیاں ہیں، یعنی ایوب کی تین مادری بہنیں ہیں۔ اب محمد ایوب بعمر14 سال فوت ہوچکا ہے اس کا کوئی حقیقی بہن بھائی نہیں ہے۔ پس ماندگان میں سے محمد ایوب کی دادی، تین چچا، دوپھوپھی بقید حیات ہیں۔ وضاحت فرمائیں کہ اس کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں یہ وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ والدہ جس نے عقد ثانی کیا ہے اوراس کے بطن سے تین سوتیلی بہنیں ہیں۔ وہ زندہ ہیں یا نہیں، ہم دونوں صورتوں کی وضاحت کئے دیتے ہیں:

1۔ اگر محمد ایوب کی والدہ زندہ ہے تواسے بیٹے کی منقولہ اورغیر منقولہ جائیداد سے 1/6 حصہ ملے گا، جیسا کہ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''اوراگرمیت کے بہن بھائی بھی ہوں توماں کاچھٹا حصہ ہے۔'' [۴/النسآء:۱۱]

سوتیلی بہنوں، یعنی مادری تین بہنوں کو کل جائیداد کا 1/3 حصے ملے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگروہ (مادری) بہن بھائی زیادہ ہوں تووہ سب تہائی میں شریک ہوں گے۔'' [۴/النسآء:۱۲]

والدہ کی موجودگی میں ایوب کی دادی محروم ہوگی، کیونکہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں دور کا رشتہ دار محروم ہوجاتا ہے، اس لئے دادی کو کچھ نہیں ملے گا۔

مقررہ حصہ لینے والے ورثا کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو بچے گا اس کے وارث مرحوم کے تین چچا ہیں دوپھوپھی جان بھی محروم ہیں کیونکہ وہ ذوی الارحام سے متعلق ہیں۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے 18 حصے کرلئے جائیں، ان میں سے 1/6 یعنی تین حصے والدہ کے اور 1/3 یعنی 6 حصے سوتیلی، یعنی مادری بہنوں کے ہیں وہ آپس میں دو حصے بانٹ لیں گی باقی ماندہ نو حصے تین چچا کے ہیں وہ تین، تین حصوں کے مالک ہیں۔ صورت مسئلہ یوں ہے:

میت 18/6

والدہ تین مادری بہنیں تین چچا دادی دوپھوپھی

1/6(3) 1/3(6) باقی ماندہ(9) محروم محروم

2۔ اگر محمد ایوب کی والدہ زندہ نہیں ہے تو اس کی جگہ پردادی وارث ہوگی اسے 1/6 یعنی تین حصے دینے کے بعد باقی جائیداد تقسیم بالا کے مطابق دیگر ورثا کو مل جائے گی جس کی صورت مسئلہ یہ ہے :

میت 18/6

دادی تین مادری بہنیں تین چچا دو پھوپھی

1/6(3) 1/3(6) 9باقی ماندہ حصص محروم

نوٹ : اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد عقد ثانی کر لیتی ہے تو اس کا پہلے خاوند کی اولاد سے جو اس کے بطن سے پیدا ہوئی ہو اس سے رشتہ منقطع نہیں ہو جاتا ۔ اسی طرح دوسرے خاوند سے پیدا ہونے والی اولاد کا پہلے خاوند کی اولاد سے مادری رشتہ قائم رہتا ہے ۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:271